4 مالی خدمات تک رسائی میں توسیع

4.1 ترجیحی شعبوں کے لیے ترقیاتی مالیات

مالی سال 14ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے زراعت، خرد مالکاری، چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز، مکانات و انفراسٹرکچر کے شعبوں میں ترقیاتی مالیات کی رفتار کو مزید تیز کیا ہے۔ ان ترجیحی شعبوں کی مالکاری کے ضوابطی فریم ورک کو بہترین عالمی روایات سے ہم آہنگ نئے محتاطیہ ضوابط یا متعلقہ رہنما خطوط کے اجرا سے مزید بہتر بنایا گیا۔ اسٹیٹ بینک نے بھی پاکستان میں ترقیاتی مالیات کو فروغ دینے کے لیے خطرۂ قرض میں شراکت کے طریقہ کار کے ذریعے اس منڈی کی ترقی کو بھرپور اعانت فراہم کی۔ بینکوں کے لیے استعداد کاری اور نچلی سطح پر آگاہی کے پروگرام ملک گیر سطح پر منعقد کیے گئے۔ اسٹیٹ بینک ملک کے لیے قومی مالی شمولیت کی حکمت عملی وضع کرنے کے لیے عالمی بینک کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے جس کا مقصد مالی پسماندگی کے بڑے مسئلے سے ساختی اور منظم انداز میں نمٹنا ہے۔ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے شعبہ وار اقدامات ذیل میں دیے گئے ہیں:

4.2 زرعی قرضے کا فروغ

اسٹیٹ بینک نے مالی سال 14ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کاشت کاروں کی قرضوں کے رسمی ذرائع تک رسائی بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ ان میں زرعی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی، علامتی قرضہ حدود میں توسیع، اہل اجزا کی فہرست پر نظر ثانی، بینکوں اور کاشت کاروں کے لیے استعداد کاری اور آگاہی پیدا کرنے کے پروگرام، زرعی قرضہ کو متنوع بنانا اور ون ونڈو آپریشن کے پائلٹ پروجیکٹس شامل ہیں (**باکس 4.1**)۔

باکس 4.1: مالی سال 14ء کے دوران زرعی قرضوں کے فروغ کے لیے اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک نے ملک میں زرعی/ دیہی مالکاری کے فروغ کے لیے ذیل میں دیے گئے اقدامات کیے ہیں

1) زرعی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی: اسٹیٹ بینک نے فراست پر مبنی قرض گاری کی روایات کو تقویت دینے، قرضہ جاتی نظم وضبط میں بہتری لانے اور مصنوعاتی تنوع کو فروغ دینے کے لیے زرعی مالکاری کے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کی ہے۔

2) اشارتی قرضہ حدود اور زرعی مالکاری کے اہل اجزا کی فہرست پر رپورٹ: زرعی مالکاری کی وسعت میں توسیع اور گرانی کے موجودہ دباؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے پیداواری لاگت کو ہم آہنگ کرنے کے لیے اس رپورٹ پر نظر ثانی کی گئی ہے۔ توقع ہے کہ اس نظر ثانی سے کاشت کاری کی سرگرمیوں کو متنوع بنانے اور قرضے کا حجم بڑھانے میں سہولت ملے گی۔

3) پائلٹ منصوبے: اسٹیٹ بینک نے ملک کے زرعی لحاظ سے اہمیت کے حامل پسماندہ اضلاع میں رسمی قرض گاری کو فروغ دینے کے لیے متعدد پائلٹ منصوبے شروع کیے۔ یہ پائلٹ منصوبے تقسیم کا 99 فیصد ہدف اور نئے قرض گیروں کا 88 فیصد ہدف حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

4) قرض گیروں کے لیے گلہ بانی بیمہ اسکیم: اسٹیٹ بینک نے گلہ بانی بیمہ اسکیم شروع کی ہے جس سے جانوروں کے ضائع ہونے کی صورت میں قرض گیروں کی نادہندگی کا خطرہ زائل کرنے میں مدد ملے گی۔ اس سے بینکوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے کہ وہ اس شعبے کو قرض گاری میں اضافہ کر دیں۔

5) کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کا پروگرام (ایف ایف ایل پی): اسٹیٹ بینک ملک گیر سطح پر کاشت کاروں کی مالی خواندگی و آگاہی کے پروگراموں کا ایک سلسلہ منعقد کر رہا ہے۔ اس کا مقصد کاشت کاروں میں آگاہی پیدا کرنا اور انہیں مالی خدمات کی دستیابی اور ان کے استعمال اور اپنے حقوق کے متعلق تعلیم دینا ہے۔

6) بینکوں کی استعداد کاری: اسٹیٹ بینک بینکوں کے زرعی فیلڈ افسران کی استعداد کاری کے لیے تربیتی پروگراموں کا ایک سلسلہ منعقد کر رہا ہے جس کے تحت 17 پروگراموں سے بینکوں کے 400 افسران مستفید ہو چکے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی مسلسل کوششوں اور اقدامات کے نتیجے میں زرعی مالکاری 13-2012ء کے 391 ارب روپے سے بڑھ کر 14-2013ء میں 336 ارب روپے تک پہنچ گئی۔

4.3 خرد مالکاری

خرد مالکاری کے شعبے میں طویل مدتی مثبت نمو کا رجحان جاری رہا جس کی وجوہات میں بھاری نجی سرمایہ کاری، معاون پالیسی ماحول، منڈی کا متحرک ڈھانچہ اور جدت پسند ٹیکنالوجیوں کے استعمال میں اضافہ شامل ہیں۔ خرد مالکاری کی موجودہ کارکردگی کے تمام اہم شعبوں میں نمو دیکھی گئی جن میں رسائی، قرضہ جزدان، امانتوں کی بنیاد، نفع یابی اور ایکویٹی شامل ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ خرد مالکاری بینکاری شعبے نے کارکردگی کے تمام اہم شعبوں میں بینکاری نظام کے آزمودہ حریفوں کے ساتھ مسابقت شروع کر دی ہے۔

مالی سال 14ء کے دوران نئی ایکویٹی کے ادخال کی وجہ سے کچھ خرد مالکاری بینکوں کی ایکویٹی بنیاد آخر جون 2014ء تک بڑھ کر 13.5 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے جو گذشتہ برس کے 12 ارب روپے کے مقابلے میں 12.5 فیصد سال بسال نمو کو ظاہر کرتا ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران خرد مالکاری بینکوں کی امانتوں میں بھی 29 فیصد نمو ہوئی اور یہ آخر جون 2014ء تک بڑھ کر تاریخ کی بلندترین سطح 36.9 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 28.6 ارب روپے پر تھیں۔ خرد مالکاری بینکاری کے اثاثوں میں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران 21 فیصد نمو ہوئی اور یہ بڑھ کر 62.4 ارب روپے تک پہنچ گئے ہیں۔

بلا دفتر بینکاری (بی بی) کے نیٹ ورک میں مسلسل دو ہندسی نمو کے باعث توسیع کا عمل جاری ہے اور اس کا دائرہ ملک کے 90 فیصد سے زائد اضلاع تک وسیع ہو چکا ہے۔ آخر جون 2014ء تک بلا دفتر بینکاری کے آٹھ اداروں کا مشترکہ نیٹ ورک 168,615 ایجنٹوں پر مشتمل تھا جو بینکاری سہولتوں سے محروم لاکھوں افراد کو بنیادی بینکاری سہولتیں فراہم کرنے کے آسان رسائی پر مشتمل تقسیمی نیٹ ورک کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہا ہے۔ بلا دفتر بینکاری سودوں کی تعداد بڑھ کر 245.7 ملین تک پہنچ چکی ہے جبکہ ان کی قدر جون 2014ء تک 10.06 کھرب روپے تھی جن میں گذشتہ برس کے مقابلے میں بالترتیب 61 فیصد اور 67 فیصد نمو ہوئی ہے۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے اہم اقدامات ذیل میں دیے گئے ہیں:

4.2 خرد مالکاری کو فروغ دینے کے لیے اقدامات و پیش رفت

* اسٹیٹ بینک نے پاکستان میں خرد مالکاری شعبے کے بدلتے تحرکات کو مدنظر رکھتے ہوئے 10 جون 2014ء کو خرد مالکاری بینکوں کے لیے نظر ثانی شدہ محتاطیہ ضوابط جاری کیے ہیں۔

* تعمیر خرد مالکاری ادارے (ایم ایف بی) کے بعد ایڈوانس پاکستان ایم ایف بی، خوشحالی بینک لمیٹڈ، اپنا ایم ایف بی، فنکا ایم ایف بی اور فرسٹ مائیکروفنانس بینک لمیٹڈ سمیت پانچ دیگر ایم ایف بیز کو بھی پائلٹ بنیادوں پر خرد انٹرپرائز قرض گاری فراہم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ پیش رفت اسٹیٹ بینک کی جانب سے مارچ 2012ء میں ایم ایف بیز کو خرد انٹرپرائز قرض گاری کی بلند حدود کی اجازت دینے کے بعد دیکھی گئی ہے جس کے لیے اسٹیٹ بینک سے پیشگی منظوری لینی ہوگی۔

* غریبوں کی اعانت کے لیے مشاورتی گروپ (سی جی اے پی) اور اسٹیٹ بینک نے مالی شمولیت (I) اور مرکزی بینک کے مالی استحکام کے روایتی مقاصد (S)، مالی یکجائی (I) اور صارفی تحفظ (P) کے درمیان روابط کے جائزے کے لیے پاکستان میں ایک آئی ایس آئی پی تحقیق مکمل کی ہے۔ آئی ایس آئی پی کی تحقیق پیش کرتے ہوئے سی جی اے پی نے دسمبر 2013ء میں اسٹیٹ بینک میں منعقد ہونے والی ایک ورکشاپ میں آگاہ کیا کہ بلا دفتر بینکاری اور مالی شمولیت کے لیے اسٹیٹ بینک کا پالیسی فریم ورک مالی شمولیت اور مرکزی بینکوں کے مالی استحکام، مالی یکجائی اور صارفی تحفظ جیسے روایتی طور پر بنیادی مقاصد کے درمیان عمدہ انداز میں روابط کا انتظام کرنے کی بہترین روایات سے ہم آہنگ ہے۔

* اپنا مائیکروفنانس بینک جو کراچی سے تعلق رکھنے والی ایک ضلعی ایم ایف بی تھی اسے ایک صوبائی ایم ایف بی کا درجہ دیا گیا۔

* تین فریقوں نے اپنی بلا دفتر بینکاری سرگرمیوں کو شروع کیا جن میں یو ایم ایف بی کا یو پیسہ، الفلاح کا موبائل پیسہ اور ایم سی بی بینک لمیٹڈ کی جانب سے ایم سی بی لائٹ شامل ہیں۔

* ستمبر 2013ء میں بینک آف زیمبیا کے ایک چار رکنی وفد نے اسٹیٹ بینک کا دورہ کیا جس کا مقصد مالی شناختی نظام کے لیے پاکستان کے اختراعی طرز فکر سے سیکھنا تھا۔ 25 تا 26 فروری 2014ء کے دوران بینک آف زیمبیا کے ایک چار رکنی وفد نے بھی اسٹیٹ بینک کا دورہ کیا۔ اس اکتشافی دورے کا مقصد ہمارے خرد مالکاری قانونی و ضوابطی فریم ورک کے طرز فکر اور تجربات سے سیکھنا تھا۔

4.4 ڈونر کے فنڈز پر مبنی پروگراموں پر اسٹیٹ بینک کے اقدامات

اسٹیٹ بینک قرض گیروں کے خطرۂ قرض میں توسیع، منڈی کے فریقوں کی صلاحیت بڑھانے، اختراعات اور منڈی کی معلومات و بنیادی ڈھانچے کے لیے ڈونر اور حکومتی فنڈز سے چلنے والے پروگرام منعقد کرتا رہا ہے۔ زیر جائزہ مدت میں فنڈز کے تحت چلنے والے اقدامات پر پیش رفت کو ذیل میں دیا گیا ہے:

قرضوں میں اضافے کی سہولتیں

* خرد مالکاری قرضہ ضمانت سہولت (ایم سی جی ایف) 15 ملین پاؤنڈ کی ایک سہولت ہے جس کا مقصد کمرشل بینکوں کی جانب سے خرد مالکاری اداروں کو فراہم کیے جانے والے قرضوں کے جزوی خطرات کا احاطہ کرنا ہے۔ اب تک ایم سی جی ایف کے تحت 32 ضمانتیں دی جا چکی ہیں جس سے 500,000 سے زائد خردہ قرض گیروں کو قرض دینے کے لیے کمرشل بینکوں اور سرمایہ منڈیوں/خردہ سرمایہ کاروں سے 10.325 ارب روپے جمع کیے جا چکے ہیں۔

* قرضہ ضمانت اسکیم (سی جی ایس) 13 ملین پاؤنڈ کی سہولت ہے جس کا مقصد وسیع تر رسائی کے لیے چھوٹے اور دیہی کاروباری اداروں کو قرضے جاری کرنے میں سہولت دینا ہے۔ اس سہولت کے تحت 9,823 قرض گیروں کو 6,328 ملین روپے کے قرضے دیے جا چکے ہیں، جو خطرہ کوریج کی حدود کے 97 فیصد ہے اور انتہائی حوصلہ افزا استعمال کو ظاہر کرتا ہے۔

ادارہ جاتی ترقی و مالی اختراعات کے لیے چھوٹی گرانٹس

* ادارہ جاتی استحکام فنڈ (آئی ایس ایف) 6 ملین پاؤنڈ کی ایک سہولت ہے جس نے خرد مالکاری شعبے کی 60 فیصد نمائندگی کرنے والے 15 خرد مالکاری اداروں اور بینکوں کو 26 منصوبوں کے لیے 808 ملین روپے کی گرانٹس فراہم کی ہیں۔ اس گرانٹ سے بچتیں جمع کرنے کی حکمت عملیوں کی تیاری و نفاذ، گورننس اور اندرونی کنٹرولز کو تقویت دینے اور بلا دفتر بینکاری کے اقدامات میں مدد ملے گی۔

* مالی اختراع چیلنج فنڈ (ایف آئی سی ایف) 10 ملین پاؤنڈ کی ایک سہولت ہے جسے اسٹیٹ بینک نے مئی 2011ء میں متعارف کرایا تھا۔ اس کا مقصد اختراعات کا فروغ اور نئی منڈیوں کا تجربہ کرنا، فراہمی کی لاگت میں کمی، نظاموں اور طریقوں کو زیادہ مستعد بنانا اور مالی خدمات کی تشنہ طلب کو پورا کرنے کے نئے طریقے وضع کرنا ہے۔ ان فنڈز سے مالی شمولیت پر مبنی حکومت سے افراد کو ادائیگیوں (جی 2 پی) اور اختراعی زرعی و دیہی مالکاری کے متعلق دو تخصیصی چیلنج راؤنڈز منعقد کیے جا چکے ہیں۔

استعداد بڑھانے اور منڈی میں معلومات و بنیادی ڈھانچے کا فرق پورا کرنے کے لیے متنوع نظریات کا پرچار

* مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام (این ایف ایل پی): مالی خواندگی کے ملک گیر پروگرام کے پائلٹ میں توجہ مالی تصورات، مصنوعات اور عوام کو دی جانے والی خدمات کے متعلق بنیادی تعلیم کی فراہمی پر دی گئی اور یہ پروگرام میزان سازی، بچتوں، سرمایہ کاریوں، بینکاری مصنوعات و خدمات، قرضوں کے انتظام اور صارفی حقوق و ذمہ داریوں پر مرتکز رہا ہے۔ فی الوقت پائلٹ کا تجزیہ مکمل ہو چکا ہے اور اس پروگرام کا دائرہ مزید پھیلانے کا جائزہ لیا جا رہا ہے تا کہ 500,000 سے زائد غریب اور پست آمدنی والے افراد تک رسائی حاصل کی جا سکے۔

* آئی اے ایف ایس ایف کے تحت ایم ایف بیز اور ایس ایم ای مالیات کے متعلق نچلی سطح کے تربیتی پروگرام کا انعقاد: یہ پروگرام ملک کے مختلف مقامات پر تربیتی پروگراموں کے انعقاد کے ذریعے مکمل کیا گیا جس میں 1,000 خرد مالکاری قرضہ و فیلڈ افسران اور 500 ایس ایم ای قرضہ افسران کو تربیت دی گئی۔

* ملک گیر خرد مالکاری کریڈٹ انفارمیشن بیورو کا قیام: اسٹیٹ بینک خرد مالکاری سی آئی بی کے قیام کے لیے کوشاں ہے جس کا مقصد خرد مالکاری قرض گیروں کے تمام ماضی و حال کے قرضہ لین دین کا ذخیرہ کرنا، زائد مقروضیت کے واقعات کو کم کرنا، خرد مالکاری شعبے میں مالی نظم وضبط پیدا کرنا اور ایم ایف بیز کے قرضہ جزدان کے معیار میں بہتری لانا ہے۔

* سروے، مطالعاتی جائزے اور تجزیے: اسٹیٹ بینک مالی شمولیت پروگرام کے تحت متعدد سروے اور مطالعاتی جائزے مکمل کر چکا ہے جیسے صارف کا تحفظ (سی پی)، نگرانی وقیمتوں کے تعین میں شفافیت کے اقدامات، اسلامی مالیات سروے، ایس ایم ای کلسٹر سرویز، مخلوط قدری کڑی کی مالکاری کا مطالعاتی جائزہ، بلادفتر بینکاری کا سروے، مالیات تک رسائی سروے، زرعی مالیات کا مطالعاتی جائزہ وغیرہ۔

* اسٹیٹ بینک کے افسران کی استعداد کاری: اسٹیٹ بینک نے اپنے افسران کی ترقیاتی مالیات کے شعبوں میں صلاحیت کو بڑھانے کے لیے متعدد مواقع فراہم کیے ہیں جن میں خرد مالکاری، ایس ایم ای وزرعی/ دیہی مالیات وغیرہ شامل ہیں تاکہ مالی شمولیت کی پالیسیوں پر عملدرآمد میں ان کی اعانت کی جا سکے۔

4.5 چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائز (ایس ایم ای) کی مالیات

عمومی طور پر پاکستان میں مالی شعبے کی سرایت کی سطح بہت پست ہے اور ایس ایم ای کا شعبہ اس سے الگ نہیں۔ اس کی اہم وجوہات میں سے ایک ایس ایم ایز کو قرض دینے میں بینکوں کی ہچکچاہٹ ہے۔ اس ہچکچاہٹ کے پس پردہ کئی عوامل کارفرما ہیں جن میں خطرے کا بلند تصور اور قرض گاری کی بلند لاگت شامل ہیں۔ رسدی مسائل بھی اتنے ہی اہم ہیں جن کا نتیجہ ایس ایم ایز کی جانب سے مالیات کے پست استعمال کی صورت میں نکلتا ہے۔ یہ مسائل مالی خواندگی کی پست سطح، مالیات تک رسائی سے منسلک لین دین کی بلند لاگت، نامناسب مصنوعات وہ کاروباری تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں اور مناسب طویل مدتی منصوبہ بندی کرنے وشفافیت کی محدود صلاحیت سے متعلق ہیں۔

تاہم، بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی ایس ایم ای مالکاری میں کمی کا جو رجحان پانچ برس قبل شروع ہوا تھا، گذشتہ برس کے دوران اہم معاشی اظہاریوں میں بہتری اور مئی 2013ء میں ایس ایم ای مالکاری کے نظر ثانی شدہ ضوابط کے اجرا کے بعد سے اس میں تبدیلی آنا شروع ہو گئی ہے۔ اس لیے اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران ایس ایم ای مالکاری میں بہتری لانے اور اس میں نمو کے فروغ کے لیے اقدامات کیے جن میں ضوابطی صورتحال میں بہتری، بینکوں کی استعداد کاری اور بازار میں مداخلت شامل ہیں۔ مذکورہ اقدامات کے نتیجے میں ایس ایم ای مالکاری 8.2 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 30 جون 2013ء کے 233.55 ارب روپے سے بڑھ کر 30 جون 2014ء تک 252.73 ارب روپے تک پہنچ گئی ہے۔ اسٹیٹ بینک کی اہم مداخلتوں کا خلاصہ ذیل میں دیا گیا ہے:

وزیر اعظم یوتھ بزنس لونز (PMYBL) پروگرام: وزیر اعظم یوتھ بزنس لونز پروگرام 7 دسمبر کو شروع کیا گیا تھا جس کا مقصد بیروزگار نوجوانوں کو کاروباری انٹرپرائز کے قیام یا اس میں توسیع کے لیے قرضوں کی فراہمی تھی۔ فی الوقت اس پروگرام پر عملدرآمد نیشنل بینک آف پاکستان اور فرسٹ ویمن بینک کے ذریعے کیا جا رہا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے دیگر بینکوں کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ اس قرضہ اسکیم میں شرکت کے لیے اپنے نظاموں کو اس سے ہم آہنگ کریں۔

چھوٹی و دیہی انٹرپرائزز کے لیے قرضہ ضمانت اسکیم: اسٹیٹ بینک چھوٹی و دیہی انٹرپرائزز کے لیے ایک قرضہ ضمانت اسکیم چلا رہا ہے جس کے تحت بینکوں کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ نئے قرض گیروں کا ایک جزدان تیار کریں جو ان کے قرضوں کے عام پیمانوں پر پورا نہیں اترتے۔ اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2013ء تک 10 بینکوں، جنہیں شراکتی مالی اداروں کی حیثیت سے منتخب کیا گیا تھا، کو 6.56 ارب روپے کے قرضہ جاتی انکشاف کی حدود مختص کی تھیں جس میں 2.62 ارب روپے کی ضمانتی قرضہ حد بھی شامل ہیں۔ بینکوں نے اس اسکیم پر مثبت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ دسمبر 2013ء تک بینکوں کی جانب سے قرضہ جاتی حدود کا خالص استعمال 64 فیصد رہا جس کے تحت 6,268 قرض گیروں کو 4.19 ارب روپے کے قرضوں کی منظوری دی گئی۔ یہ اسکیم اس لحاظ سے بھی کامیاب ہے کہ اس سے شراکتی بینکوں کو متحرک مالکاری جزدانوں کی تیاری، ملک بھر کے 75 اضلاع میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے چھوٹے و دیہی قرض گیروں کی بڑی تعداد تک رسائی میں مدد ملی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بینک اپنے نادہندگی کے تناسبات کو صرف 3.4

فیصد تک رکھنے میں کامیاب رہے ہیں جو دسمبر 2013ء تک ایس ایم ای اور زرعی مالکاری میں غیر فعال قرضوں کے بالترتیب 32 فیصد اور 11 فیصد تناسبات سے کہیں کم ہے۔

4.6 مکاناتی مالکاری

مکان زندگی کی ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اس کی اہمیت اتنی زیادہ ہے کہ بعض ممالک میں اسے انسانی حق کے مساوی سمجھا جاتا ہے۔ مزید برآں، تعمیرات و مکانات کے شعبوں کے تقریباً 40 تا 50 صنعتوں سے روابط ہوتے ہیں اور ان شعبوں سے غیر ہنر مند افرادی قوت کی ایک بڑی تعداد کا روزگار وابستہ ہوتا ہے۔ مکانات کے شعبے پر اخراجات بڑھنے کا ضارب اثر ہوتا ہے اور اس میں آنے والے اخراجات سے تقریباً پانچ گنا آمدنی حاصل ہونے کی صلاحیت موجود ہے[6]۔ 30 جون 2013ء تک واجب الادا مکاناتی مالکاری 52.24 ارب روپے سے بڑھ کر 30 جون 2014ء تک 52.70 ارب روپے تک پہنچ سکی۔ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 14ء کے دوران پاکستان میں مکاناتی مالکاری کو فروغ دینے کے لیے ذیل میں دیے گئے اقدامات کیے ہیں:

* مکاناتی معماروں/ ڈویلپرز کے لیے رہنما خطوط: اسٹیٹ بینک نے مکاناتی معماروں/ ڈویلپرز کے لیے رہنما خطوط جاری کیے۔ مکاناتی معماروں/ ڈویلپرز کی مالکاری ضروریات کی مخصوص نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے خطے کے مرکزی بینکوں اور ضوابطی حکام کی جانب سے اختیار کردہ طریقوں کی روشنی میں مالکاری کا ایک ماڈل تیار کیا جا رہا ہے۔

رہن مالکاری کمپنی (ایم آر سی): رہن مالکاری سہولت کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے جس سے طویل مدتی فنڈنگ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد ملے گی۔ ایم آر سی پرکشش نرخوں پر طویل مدتی فنڈنگ کے ایک محفوظ ذریعے کی حیثیت سے کام کرے گا۔ ایم آر سی ایک سرکاری و نجی شراکت داری کمپنی ہوگی جس میں حکومتی ایکویٹی 1.2 ارب روپے ہوگی۔

4.7 انفراسٹرکچر مالکاری

قومی پیداواریت اور معاشی نمو کو بڑھانے میں انفراسٹرکچر کو کلیدی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ تاہم، متعدد اقدامات کے باوجود ملک میں انفراسٹرکچر کی ترقی حالیہ یا تخمین شدہ طلب کی رفتار سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 14ء کے دوران ملک میں انفراسٹرکچر مالکاری کی ترقی کے لیے کئی اقدامات کیے۔ ان میں سے اہم اقدامات ذیل میں دیے گئے ہیں:

انفراسٹرکچر مالیات مشاورتی گروپ (آئی ایف سی جی): اسٹیٹ بینک نے یہ گروپ وفاقی/صوبائی حکومت، بینکوں/ ڈی ایف آئیز، نجی شعبے اور کثیر فریقی ایجنسیوں کی وسیع رکنیت سے تشکیل دیا ہے۔

اسلامی منصوبہ جاتی مالکاری کا مطالعاتی جائزہ: ملک میں اسلامی منصوبہ جاتی مالکاری کے امکانات کا ایک مختصر مطالعاتی جائزہ بینکوں/ ڈی ایف آئیز سے جمع کیے جانے والے ڈیٹا/معلومات کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔

انفراسٹرکچر مالکاری 30 جون 2014ء تک 276.1 ارب روپے تھی جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 3.4 فیصد نمو ظاہر کرتی ہے۔

4.8 نو مالکاری سہولتیں

ایس ایم ای شعبے کی حوصلہ افزائی اور اعانت کے لیے اسٹیٹ بینک نے برآمدی مالکاری اسکیم (ای ایف ایس) کے موجودہ طریقہ کار میں بعض تبدیلیاں متعارف کرائی ہیں تاکہ چھوٹے و درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے لیے برآمدی مالکاری میں سہولت دی جا سکے۔ زیر جائزہ مالی سال کے دوران اسٹیٹ بینک نے خدمات کے شعبے کی

[6] نینوا، ٹی (2010)۔ جنوبی ایشیا میں پسماندہ افراد تک مکاناتی مالکاری کو توسیع دینا۔ واشنگٹن، ورلڈ بینک

برآمدات کو فروغ دینے کے لیے خدمات کے شعبے کے لیے طویل مدتی مالکاری سہولت (ایل ٹی ایف ایف۔ایس ایس) متعارف کرائی تھی۔نئی ٹیکنالوجی اختیار کرنے اور عالمی مسابقتی ماحول سے ہم آہنگ بہتر خدمات کی انجام دہی کے لیے شعبے کی صلاحیت بڑھانے کے لیے مالکاری فراہم کی جاتی ہے۔ایس ایم ایز میں طویل مدتی سرمایہ کاری میں سہولت دینے اور زرعی پیداوار کو ذخیرہ کرنے کے لیے گوداموں، ویئر ہاؤسز اور کولڈ اسٹور یجز کی تعمیر میں نجی شعبے کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک نے ایس ایم ایز کی جدت طرازی کے لیے نو مالکاری سہولت (آر ایف ایم۔ایس ایم ای) اور زرعی پیداوار کی ذخیرہ کاری کے لیے مالکاری سہولت (ایف ایف ایس اے پی) کی مقررہ مدتوں میں توسیع کردی تھی۔

4.9 مالیات تک رسائی بڑھانے کے لیے تربیت وآگاہی کے پروگرام

* نچلی سطح کے تربیتی پروگرام: مالی سال 14ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے مختلف شہروں میں برانچ کی سطح پر پروگرام منعقد کیے تھے جس کا مقصد قرضہ افسران کو زراعت اور ایس ایم ای صارفین کے ساتھ لین دین کے مختلف آلات اور تکنیکوں کے متعلق تعلیم دینا تھا۔

* وزیر اعظم کا یوتھ بزنس لون پروگرام (پی ایم وائے بی ایل) کے آگاہی پروگرام: اسٹیٹ بینک نے دسمبر 2013ء تا جنوری 2014ء کے دوران وزیر اعظم کے یوتھ بزنس لون پروگرام پر تربیتی ورکشاپس کا ایک سلسلہ منعقد کیا جس کا مقصد بینکوں کے عملے کو پروگرام کی ساخت کے متعلق تعلیم دینا اور بینکاروں کو ترغیب دینا تھا کہ وہ ممکنہ قرض گیروں کی جانب سے قابل عمل کاروباری تجاویز کی نشاندہی اور قدر پیمائی میں سرگرمی سے شرکت کرسکیں۔یہ ورکشاپس 12 اہم مقامات (کراچی، لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، کوئٹہ، پشاور، فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، جہلم اور میرپور) پر منعقد کی گئیں جس میں 450 فیلڈ افسران (علاقائی منیجرز، برانچ منیجر اور قرضہ افسران) نے شرکت کی۔

* ایس بی پی بی ایس سی لاہور میں انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری پر ایک دوروزہ سیمینار 19 تا 20 مئی 2014ء کو منعقد کیا گیا۔پروگرام میں منصوبہ جاتی مالکاری، اسٹیٹ بینک کے رہنما خطوط/ضوابطی فریم ورک، منصوبے کی فزیبلٹی، قرضے کی قدر پیمائی، خطرے کا اختصاص، دستاویزیت، سرکاری ونجی شراکت اور کیس اسٹڈیز جیسے موضوعات کا احاطہ کیا گیا تھا۔

* 'انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری میں خطرے کے اختصاص و دستاویزیت' کے موضوع پر ایک دن کی ورکشاپ 10 فروری 2014ء کو منعقد کی گئی جس کا مقصد انفراسٹرکچر منصوبہ جاتی مالکاری کے شعبے میں شرکا کی معلومات اور سوجھ بوجھ کو بڑھانا تھا۔

* مالی سال 14ء کے دوران آٹھ مختلف ورکشاپس/تربیتی پروگرام منعقد کیے گئے جن میں مکاناتی مالکاری پر ایک جامع پانچ روزہ تربیتی ماڈیول بھی شامل تھا۔